

۷۔ لغات۔ انگیز : اٹھانے والا۔ جذبات برانگیختہ کرنے والا۔

شرح : اے محبوب! تیرا ہر جلوہ سرا سرا جذبات برانگیختہ کرنے والا ہے اور تیرا ہر ظلم عین ناز و انداز ہے۔

۸۔ لغات۔ ریزش : گرنا۔

شرح : تُو نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اس پر نیاز مندی کی پیشانی کا سجدے میں گر جانا مبارک ہو۔

۹۔ شرح : اے محبوب! اگر تُو نے میرا حال پوچھ لیا تو کچھ بُرا نہ ہوا۔ میں غریب ہوں اور تُو غریبوں پر لطف و نوازش کرنے والا ہے۔

۱۰۔ شرح : اسد اللہ خاں اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کی زندگی خاتمے پر پہنچ گئی۔ آہ! انوس! وہ رند، جو حسینوں سے محبت رکھتا تھا، جس کا شیوہ حسن پرستی تھا۔ ایسا کون ہے، جو اس کی جگہ لے سکے؟

اسد کی جگہ پورا نام استعمال کیا۔ شاید کہا جائے، بے تکلف شعر میں آسکتا تھا۔ حقیقت یہ نہیں۔ مرزا غالب کے شعروں کو اس طرح نہ دیکھنا چاہیے۔ یہاں اسد اللہ خاں میں جو ضخامت، بزرگی اور بلندی مرتبہ نمایاں ہے وہ تنہا اسد میں موجود نہیں اور یہاں رخصت ہوتے یا تمام ہونے والے وجود کی ضخامت نمایاں کرنا مضمون شعر کا خاص پہلو ہے۔ بالکل اسی طرح دوسری جگہ کہا گیا :

مارا زمانے نے اسد اللہ خاں تمہیں

وہ ولولے کہاں، وہ جوانی کدھر گئی



مژدہ، اے ذوقِ اسیری! کہ نظر آتا ہے ۱۔ شرح : اس شعر کے

دوسرے مصرع میں شکار یوں

کی ایک رسم کا ذکر ہے، جو

دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس